



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 4-26/AIMS

April 4, 2026

فکر و نظر

مشرق وسطیٰ میں پر کسی جنگ اور علاقائی طاقتوں کے مابین تزویراتی مسابقت۔

طہ نذیر محقق، معلم، مصنف حیو، مین، کنیڈین اسوسی ایشن آف جرنلسٹ اینڈ میڈیا پرو فیشنل، ٹورنٹو، اونٹاریو، کینیڈا۔

<https://www.canadianjournalists.ca/>

اسرار احمد مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، ادیب، صحافی، سماجی خدمتگار، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: proxy warfare Middle East, regional power competition, non-state actors conflict

Keywords: militia groups Middle East, Iran proxy network

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist, Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

خلاصہ

مشرق وسطیٰ میں پراکسی وارفیئر ایک ایسی حکمت عملی بن چکی ہے جس کے ذریعے علاقائی طاقتیں براہ راست جنگ کے بغیر اپنے مفادات حاصل کرتی ہیں۔ غیر ریاستی عناصر اس عمل کا مرکزی حصہ ہیں جو نہ صرف عسکری بلکہ سیاسی کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ جنگی ماڈل خطے میں مسلسل عدم استحکام، انسانی بحران اور سیاسی کمزوریوں کو جنم دیتا ہے اور عالمی سطح پر بھی اس کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں پراکسی وارفیئر (Proxy Warfare) اور علاقائی طاقتوں کے درمیان مقابلہ جدید عالمی سیاست کا ایک اہم اور پیچیدہ پہلو بن چکا ہے۔ اس خطے میں براہ راست جنگوں کے بجائے اکثر طاقتور ممالک اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے غیر ریاستی گروہوں، ملیشیا اور سیاسی تنظیموں کو استعمال کرتے ہیں۔ اس طریقہ کار کے ذریعے ریاستیں اپنے مخالفین پر دباؤ ڈالتی ہیں، اثر و رسوخ بڑھاتی ہیں اور براہ راست جنگ کے خطرات اور اخراجات سے بچتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ہونے والے کئی تنازعات دراصل بڑی طاقتوں کی بالواسطہ جنگوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔



پراکسی جنگ کا بنیادی تصور یہ ہے کہ ایک ریاست کسی دوسرے ملک یا خطے میں اپنے مفادات کے حصول کے لیے مقامی گروہوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ مدد مالی، عسکری، تربیتی یا سیاسی ہو سکتی ہے۔ اس عمل سے ریاست کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ براہ راست جنگ میں شامل ہوئے بغیر اپنے مقاصد حاصل کر سکتی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں یہ حکمت عملی خاص طور پر ایران، سعودی عرب، ترکی اور دیگر علاقائی طاقتوں کے درمیان مقابلے میں نمایاں نظر آتی ہے۔

اثر	وضاحت	عنصر
براہ راست نقصان کم	مقامی گروہوں کے ذریعے لڑائی	بالواسطہ جنگ
طاقت میں اضافہ	فنڈنگ اور اسلحہ فراہم کرنا	مالی و عسکری مدد
حکومتی کنٹرول میں کمی	مقامی سیاست پر اثر ڈالنا	سیاسی اثر و رسوخ
طویل مدتی اثر	حالات کے مطابق تبدیلی	چمکدار حکمت عملی

مشرق وسطیٰ میں غیر ریاستی عناصر اس پر کسی جنگ کا مرکزی حصہ ہیں۔ لبنان میں حزب اللہ جیسے گروہ، عراق اور شام میں مختلف ملیشیا، اور یمن میں مسلح گروہ اس نظام کی واضح مثالیں ہیں۔ یہ گروہ نہ صرف عسکری کارروائیاں کرتے ہیں بلکہ کئی صورتوں میں سیاسی کردار بھی ادا کرتے ہیں، جس سے وہ مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔ ان گروہوں کی موجودگی ریاستی نظام کو کمزور کرتی ہے اور طاقت کے توازن کو غیر یقینی بناتی ہے۔



ایران اس خطے میں پر کسی نیٹ ورکس کے ذریعے اپنے اثر و رسوخ کو بڑھاتا ہے، جبکہ سعودی عرب اور دیگر ممالک اس کے مقابلے میں اپنی حمایت یافتہ قوتوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ اس طرح خطہ ایک مسلسل کشیدگی کا شکار رہتا ہے جہاں براہ راست جنگ کے بجائے پر کسی جنگ جاری رہتی ہے۔ اسرائیل بھی اپنی سکیورٹی کے پیش نظر ان گروہوں کے خلاف کارروائیاں کرتا ہے، جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے۔

پراکسی جنگ کے کئی اہم مقاصد ہوتے ہیں، جیسے کہ دشمن پر دباؤ ڈالنا، اپنے اتحادیوں کو مضبوط بنانا، اور خطے میں سیاسی اثر و رسوخ بڑھانا۔ اس کے ذریعے طاقتور ممالک اپنے مخالفین کو کمزور کرتے ہیں اور اپنی پوزیشن کو مستحکم کرتے ہیں۔ تاہم، اس حکمت عملی کے نقصانات بھی ہیں، کیونکہ یہ تنازعات کو طویل بنا دیتی ہے اور امن کے امکانات کو کمزور کرتی ہے۔

ریاستی حمایت → پراکسی گروہ → علاقائی تنازعہ → عدم استحکام → مزید پراکسی جنگ

یہ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح پراکسی جنگ ایک مسلسل چکر کی صورت اختیار کر لیتی ہے جس سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

پراکسی جنگ کے اثرات نہایت وسیع اور گہرے ہوتے ہیں۔ یہ نہ صرف سکیورٹی کو متاثر کرتی ہے بلکہ معیشت، سیاست اور معاشرت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ جنگی حالات کی وجہ سے بنیادی ڈھانچہ تباہ ہوتا ہے، سرمایہ کاری کم ہوتی ہے اور عام شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ لاکھوں افراد بے گھر ہو جاتے ہیں اور انسانی بحران پیدا ہوتا ہے۔

اثر	شعبہ
مسلسل تنازعات اور عدم استحکام	سکیورٹی
سرمایہ کاری میں کمی اور تباہی	معیشت
کمزور حکومتیں	سیاست
بے گھر افراد اور انسانی بحران	معاشرہ

یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ پراکسی جنگ صرف فوجی مسئلہ نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی اور اقتصادی بحران بن جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عالمی سطح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، کیونکہ توانائی کی فراہمی، عالمی تجارت اور جغرافیائی سیاست اس سے متاثر ہوتی ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں علاقائی طاقتوں کے درمیان مقابلہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جدید دنیا میں طاقت کا استعمال صرف براہ راست جنگ تک محدود نہیں رہا۔ پراکسی جنگ ایک ایسا ذریعہ بن چکی ہے جس کے ذریعے ریاستیں اپنے مفادات کا تحفظ کرتی ہیں۔ تاہم، اس کے نتیجے میں خطہ مسلسل عدم استحکام کا شکار رہتا ہے اور امن کا قیام مشکل ہو جاتا ہے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں پراکسی وارفیئر اور علاقائی طاقتوں کا مقابلہ ایک پیچیدہ اور طویل المدتی مسئلہ ہے جو خطے کے استحکام کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے۔ یہ نہ صرف ریاستی نظام کو کمزور کرتا ہے بلکہ انسانی اور معاشی بحران کو بھی بڑھاتا ہے۔ جب تک اس حکمت عملی کو محدود نہیں کیا جاتا، خطے میں پائیدار امن کا قیام مشکل رہے گا۔

علاقائی اور عالمی سطح پر سفارتی کوششوں کو فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ تنازعات کو پر امن طریقے سے حل کیا جاسکے۔ غیر ریاستی عناصر کی مالی اور عسکری حمایت کو محدود کرنا ضروری ہے تاکہ پر کسی جنگ کے دائرے کو کم کیا جاسکے۔ مضبوط ریاستی اداروں کی تشکیل اور گورننس کو بہتر بنانا بھی اہم ہے تاکہ داخلی استحکام پیدا ہو۔ اس کے علاوہ علاقائی تعاون اور اعتماد سازی کے اقدامات کو فروغ دینا چاہیے تاکہ کشیدگی کو کم کیا جاسکے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں پر کسی جنگ کے بین الاقوامی قانونی پہلوؤں کا جائزہ شامل ہے۔ غیر ریاستی عناصر کے کردار اور ان کے کنٹرول کے مؤثر طریقوں پر تحقیق ضروری ہے۔ مزید برآں، پر کسی جنگ کے معاشی اور سماجی اثرات، علاقائی سیکورٹی فریم ورک کی بہتری، اور سفارتی حل کی مؤثریت پر تحقیق بھی نہایت اہم ہوگی تاکہ خطے میں پائیدار امن کے امکانات کو بہتر بنایا جاسکے۔

Reference:

- IMF. (2026, April 14). *War darkens global economic outlook and reshapes policy priorities*. International Monetary Fund. <https://www.imf.org/en/blogs/articles/2026/04/14/war-darkens-global-economic-outlook-and-reshapes-policy-priorities>
- IMF. (2026, March 30). *How the war in the Middle East is affecting energy, trade, and finance*. International Monetary Fund. <https://www.imf.org/en/blogs/articles/2026/03/30/how-the-war-in-the-middle-east-is-affecting-energy-trade-and-finance>
- Reuters. (2026, April 14). *IMF cuts growth outlook, warns potential global recession if Iran war worsens*. Reuters. <https://www.reuters.com/business/imf-cuts-growth-outlook-warns-potential-global-recession-if-iran-war-worsens-2026-04-14/>
- Reuters. (2026, May 13). *Global oil supply to plunge below demand this year due to Iran war, IEA says*. Reuters. <https://www.reuters.com/business/energy/global-oil-supply-plunge-below-demand-this-year-iran-war-iea-says-2026-05-13/>
- ABC News. (2026, May 11). *Could the standoff in the Strait of Hormuz trigger a global recession? Economists weigh in*. ABC News. <https://abcnews.com/Business/standoff-strait-hormuz-trigger-global-recession-economists-weigh/story?id=132270330>
- Reuters/Global News. (2026, April 14). *Iran war fallout has abruptly darkened global economic outlook*. Global News. <https://globalnews.ca/news/11800772/imf-iran-war-global-outlook-economy/>
- The Guardian. (2026, April 14). *Iran war escalation could trigger global recession, IMF warns*. The Guardian. <https://www.theguardian.com/business/2026/apr/14/iran-war-global-recession-imf-uk-growth-forecasts-oil-prices>

- The Wall Street Journal. (2026, May 12). *IEA warns recovery from Hormuz supply shock will take months*. The Wall Street Journal. <https://www.wsj.com/business/energy-oil/oil-demand-to-contract-further-as-hormuz-shock-deepens-recovery-will-take-months-306bb2ce>
- Financial Times. (2026, May 11). *The oil price crunch is looming*. Financial Times. <https://www.ft.com/content/5ecb0e34-9470-402a-8e81-678f36b42b3b>
- Atlantic Council. (2026, May 6). *How the Iran war is affecting Latin America and the Caribbean's economic outlook*. Atlantic Council. <https://www.atlanticcouncil.org/dispatches/how-the-iran-war-is-affecting-latin-america-and-the-caribbeans-economic-outlook/>
- IUnited Nations Conference on Trade and Development. (2026, March 9). Strait of Hormuz disruptions: Implications for global trade and development.



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
